باب : 2

فسادی لوگ

جوناتھن کئی گھنٹےچلتا رہا لیکن اسے زندگی کی کوئی جھلک دکھائی نہ دی ۔ اچانک ، جھاڑیوں میں کسی چیز کی حرکت ہوئی اور ایک چھوٹا سا جانور جس کی دُم پر زرد دھاریاں تھیں ایک پگڈنڈی پر غائب ہو گیا ۔ یہ توکوئی بِلّا ہے، جوناتھن نے سوچا ۔یہ مجھے کسی نہ کسی انسان تک ضرور پہنچائے گا۔ اس نے بھی گھنے سبزے میں دوڑ لگادی۔ جیسےہی ساحل اس کی نظروں سے غائب ہوا اور اس نے خود کو جنگل کے اندر پایا، اسے ایک تیز چیخ سنائی دی ۔ وہ رُک گیا، اس کے کان کھڑے ہوگئے، اوروہ آوازکےمقام کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا ۔ بالکل سامنے سے مدد کے لیے ایک اور پکار سنائی دی۔ ڈھلوان پرراستہ بناتے، اور شاخوں اور بیلوں میں سے گزرتے وہ آگے بڑھا اور لڑھکتا ہوا ایک کھلی رہ گزر پر آن گرا ۔

جوناتھن جوں ہی تیزی سے چکر کھا کراٹھا پورے وزن سمیت ایک ہٹے کٹے شخص کے پہلو سے جا ٹکرایا۔ ”ہٹ میرے سامنے سے،پدی !“وہ شخص اسے کسی کیڑے مکوڑے کی طرح پرے کرتے ہوئے چیخا ۔ بد حواس جوناتھن نے نظر اٹھائی تو اسے دو آدمی نظر آئے جو ایک جوان عورت کو گھسیٹتے ، ٹھوکریں مارتے اور چیختے چلاتے پگڈنڈی پر نیچے لے جا رہے تھے۔ جتنی دیر میں اس کا سانس بحال ہو وہ تینوں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اکیلا اس عورت کو آزاد نہیں کرا سکتا، لہٰذا وہ کسی اور کی تلاش میں اسی پگڈنڈی پر واپس بھاگنے لگا ۔

ایک کھلا مقام اس کے سامنے تھااور اسے بہت سے لوگ ایک بڑے درخت کے گرد جمع نظر آئے جو درخت کو چھڑیوں سے پیٹ رہےتھے۔جوناتھن بھاگ کر وہاں پہنچا اورایک شخص جونگران معلوم ہوتا تھا اس کا بازو پکڑ کر ہانپتا ہوا بولا۔ ”جناب پلیز مدد کریں! دو آدمیوں نے ایک عورت کو پکڑا ہوا ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے !“

”پریشان نہ ہو،“ اس شخص نے اکھڑ پن سے کہا ۔ ”وہ گرفتار ہے ۔ چھوڑو اسے او ر اپنی راہ لگو ۔ ہمیں بہت کا م کرنا ہے ۔“

”گرفتار؟“ جوناتھن نے ہانپتی آوازمیں پوچھا ۔ ”وہ ایسی تو نہیں لگتی، ہاں، مجر م جیسی !“ جو ناتھن حیران تھا کہ اگر وہ مجرم ہوتی تومددکے لیے اتنی بری طرح شورکیوں مچاتی؟” غلطی معاف ، جناب، مگراس کا جرم کیا تھا ؟ ‘ ‘

”ہونہہ ؟“ وہ شخص جھنجھلا گیا۔ ”اچھا اگرتم جاننا چاہتے ہوتو سنو، اس نے یہاں کا م کرنے والے سب لو گوں کی نوکری کو خطرے میں ڈال دیا تھا ۔ “

”اس نے لوگوں کی نوکری کو خطر ے میں ڈال دیا ؟کیسے؟“ جوناتھن نے پوچھا ۔

نگران نے سوال کرنے والےاس انجان کوگھورتےہوئے درخت کے پاس آنے کا اشارہ کیا جہاں بہت سے مزدور تنے کو پیٹنے میں جُٹے ہوئے تھے۔وہ فخریہ انداز میں بولا ،” ہم درخت مزدور ہیں ۔ ہم لکڑی حاصل کرنے کے لیے درختوں کو ان چھڑیوں سے پیٹ پیٹ کر گراتے ہیں۔ بعض اوقات سوکے قریب لوگ، چوبیس گھنٹے کا م کرتے ہیں اور مہینےسے بھی کم وقت میں ایک اچھے بڑے درخت کو نیچے گرالیتے ہیں۔“ اس آدمی نےاپنے ہونٹوں کوسکیڑا اور اپنے خوبصورت کوٹ کے بازو پر پڑے ایک چھوٹے سے تنکے کو بڑی احتیاط سے صاف کیا ۔

اس نے اپنی بات جاری رکھی ، ”وہ ڈرابو عورت آج صبح کا م کرنے آئی تو اس کی چھڑی کے ایک سرے پر دھات کا ایک تیز ٹکڑا بندھا تھا۔ اس نے گھنٹے سے بھی کم وقت میں ایک درخت کا ٹ ڈالا۔ بالکل اکیلے! سوچو ذرا !ہمارے روایتی روزگار کو اتنے شدید خطرے سے بچانا کتنا ضروری ہے۔ “

جوناتھن کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ،وہ یہ سن کر ششدررہ گیا کہ اس عورت کو اس کی ایجاد کی سزاد ی گئی ہے خود جوناتھن کے ہاں درخت کا ٹنے کے لیے ہر شخص کلہاڑے اور آرے استعمال کرتا تھا۔ اس نے بھی اپنی کشتی کے لیے لکڑی اسی طرح حاصل کی تھی ۔ جوناتھن سراپا سوال تھا۔” لیکن اس کی ایجاد کی مد د سے ہر شخص درخت کا ٹ سکتا ہےاس کا قد کاٹھ خواہ جیسا بھی ہو۔ کیا اس طرح لکڑی حاصل کرنا اور لکڑی کی اشیا بنانا وقت اور قیمت کے اعتبار سے آسان نہیں ہو جائے گا؟“

”کیا مطلب ہے تمہارا ؟ “اس آدمی نے غصے سے کہا ۔ ”ایسی کسی بھی چیز کی حوصلہ افزائی کون کر سکتا ہے ؟ ہر کمزور آدمی جو کوئی نیا خیال ڈھونڈ لائے یہ عظیم کام نہیں کر سکتا۔ “

”لیکن جناب ،“ جوناتھن نے بڑے دھیمے انداز میں کہا ، ”یہ بھلے درخت مزدور اچھے بھلے ہاتھوں اور ذہنوں کے مالک ہیں ۔ یہ درختوں کی کٹائی سے بچنے والا وقت دوسرے کا موں میں صرف کر سکتے ہیں ۔ یہ میزیں ، الماریاں ، کشتیاں یا گھر بھی بنا سکتے ہیں !۔“

”سن بھئی ،“اس آدمی نے دھمکی آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ،” کا م کا مقصد مکمل اور محفوظ روزگار مہیا کرنا ہے ، نئی اشیا بنا نا نہیں ۔“ اس کا لہجہ سخت ہو گیا ۔ ”تم کوئی فسادی معلوم ہوتے ہو ۔ جو بھی اس جہنمی عورت کا حمایتی ہے ایک مصیبت ہے ۔ تم کہاں سے آئے ہو ؟“

جوناتھن نے فوراً وضاحت پیش کی ، ”میں تو مس ڈرابو کو جانتا بھی نہیں اور جناب! میرا مقصد کوئی فساد پیدا کرنا نہیں ۔ میں جانتا ہوں آپ صحیح کہہ رہے ہیں ۔ اچھا ، میں چلتا ہوں ۔ “یہ کہہ کر جوناتھن تیز ی سے جس راستے سے آیا تھا اسی پر واپس چل پڑا ۔ اس جزیرے کے باشندوں کے ساتھ پہلی ملاقات نے اسے خاصا مضطرب کر دیا تھا ۔